جیل سے لکھے ہوئے خطوط ہیں جو استقامت کردار کی مثال سامنے لاتے ہیں۔۳۲۰ صفحات کی یہ عمل آموز کتاب، بخاری اکیڈمی دارِ بنی ہاشم، مہربان کالونی ملتان سے شائع ہوئی ہے۔ قیمت صرف دوسو پچاس روپے ہے۔
(تبصرہ: ڈاکٹر انور سدید۔ سنڈے میگزین، روزنامہ ’’نوائے وقت‘‘ ۳۱ راگست ۲۰۰۸ء)

● **حکایاتِ چوں چناں** مصنف: شعیب ودود
ضخامت: ۲۴۸ صفحات قیمت: ۳۰۰ روپے ناشر: بک ہوم اردو بازار لاہور
ملنے کا پتا: بخاری اکیڈمی دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان

کچھ لوگوں کی رائے یہ ہے کہ ہماری زندگیوں میں مسکراہٹیں ختم ہوگئی ہیں اور ہم لوگ حالتِ غم میں رہنے کے عادی ہوگئے ہیں۔ شعیب ودود نے ہمیں احساس دلایا ہے کہ ہماری زندگیاں ابھی مسکراہٹ سے خالی نہیں ہیں۔ ۲۰۰۵ء میں ان کا پہلا مجموعہ ’’خامہ جنگی‘‘ شائع ہوا اور اب ۲۰۰۸ء میں ان کا دوسرا مجموعہ ’’حکایاتِ چوں چناں‘‘ شائع ہوا ہے۔ ان دونوں کتابوں میں خاکے اور مزاحیہ مضامین ایک ساتھ موجود ہیں۔ ان کی یک جائی کی بظاہر کوئی وجہ نہیں۔ میرا خیال ہے کہ وہ خاکے کو مزاح کے قریب کی ہی کوئی چیز تصور کرتے ہیں۔

شعیب کے مضامین دراصل افسانے کا تاثر پیش کرتے ہیں۔ وہ مزاح لکھتے ہوئے اپنے سماجی اور معاشرتی المیے اور دکھ بھی بیان کرتے ہیں مگر ان کا اندازِ بیاں اس قدر شگفتہ ہے کہ ہم مسکرائے بغیر نہیں رہتے اور بڑی آسانی سے اپنے ’’روزمرہ‘‘ دکھ برداشت کرلیتے ہیں۔ ’’خامہ جنگی‘‘ میں چند مختصر خاکے تھے لیکن ’’حکایاتِ چوں چناں‘‘ تک آتے آتے شعیب ایک مزاح نگار کے ساتھ ساتھ ایک اعلیٰ درجے کے خاکہ نگار بھی ثابت ہوئے ہیں۔ اس کتاب میں ان کے خاکے طویل بھی ہیں اور زیادہ تعداد میں بھی......

’’حکایاتِ چوں چناں‘‘ میں ۱۸ مضامین اور ۱۴ خاکے ہیں۔ خاکوں میں علمائے دین، شاعر، ادیب، مزاح نگار سب ایک ہی صف میں کھڑے ہیں...... محمود وایاز کی طرح۔ اس کتاب میں شعیب کا اسلوب زیادہ نکھرا ہو نظر آتا ہے۔ ’’بزرگ گزشت‘‘ میں لکھتے ہیں:

> ’’عمر عزیز...... یہی کوئی ستر پچھتر برس۔ موسم سخت گرم جہنم جیسا، برف بیچنے والے پھٹے پر اکڑوں بیٹھے سگریٹ پھونک رہے تھے۔ برف سے اٹھنے والی ٹھنڈک سے ضعیف جسم قدرے راحت محسوس کررہا تھا مگر برف کی ٹھنڈک انھیں ہر دو چار منٹ کے بعد پہلو بدلنے پر مجبور کردیتی تھی۔ یہ بزرگ ہمارے ایک قریبی مگر ناداں دوست کے رنجیدہ خاطر والد گرامی تھے اور اپنے دل کی بھڑاس نکالنے کے لیے ایک عدد سامع کے شکار کے منتظر تھے۔‘‘

ایک اور اقتباس دیکھیے:

> ’’ایک شام کے بعد...... دیارِ غیر میں ہمیں خوفناک ایس ایم ایس موصول ہوا کہ پردیسی میاں کل دن دیہاڑے گھر میں ڈکیتی ہوگئی اور ڈکیت حضرات کمال مہارت وحذاقت سے جہاں گھر کا دوسرا سامان لے گئے ہیں، وہاں تمہاری بے زبان کتابیں بھی ساتھ لے گئے ہیں۔‘‘ (چٹھی نہ کوئی سندیس)

خاکہ نگاری میں شعیب یکسر مختلف دکھائی دیتے ہیں۔ اس میں عقیدت، تحسین، محبت، سنجیدگی اور شرارت سب